زنگی پور ضلع غازی پور میں محرم

کچھ اہم یاد داشتیں

سید وحید ظفر عابدی☆

زنگی پور ضلع غازی پور کا ایک حصہ ہے جو بنارس سے ۸۰ کلومیٹر دور ہے، اور اپنی وراثت اور کلچر کے اعتبار سے بہت جانا پہچانا مقام ہے۔

یہ نام تنزانیہ میں 'زنجبار' سے اخذ کیا گیا ہے کیونکہ نویں صدی ہجری میں زنجبار کے ایک عالم نورالدین زنگی یہاں آئے تھے۔ ان کی علمی اور روحانی عظمت کی وجہ سے اس جگہ کا نام 'زنگی فور' رکھا گیا جو بگڑ کر زنگی پور ہوگیا۔

لگ بھگ اسی زمانے میں (۸۰۴ ہجری) ترمذ (ایران) سے ایک اور عالم سید محمد عجال ترمذی بھی ہجرت کر کے لاہور اور دہلی سے ہوتے ہوئے یہاں آئے۔

انہی کے خاندان کے ساتھ ایک اور بزرگ سید ابا بکر عرف سید محمد، سید محمد عجال سے علم حاصل کرنے یہاں آئے اور یہیں قیام کیا۔ ان کی قبر زنگی پور میں صدر امام باڑے کے مقابل موجود ہے جس پر ان کا نام تاریخ پیدائش و وفات سب کندہ ہے۔

چونکہ نورالدین زندگی کی اولاد آگے نہیں چلی اس لیے سید ابا بکر ہی یہاں کے مورثِ اعلیٰ ٹھرے۔ عجال ترمذی کے خاندان کے بارے میں معلومات موجود نہیں ہیں۔

زنگی پور کسی زمانے میں شیعہ اسلامی علماء کا مرکز تھا۔ یہاں کے علماء نے جو علمی اضافہ کیا اس کا ذکر اور حوالہ اسلامی علوم کی بہت سی کتابوں میں ملتا ہے۔

زنگی پور نے بڑی تعداد میں جید علماء مجتہدین، ادبا و شعراء پیدا کیے جنھوں نے اسلام پر بڑی مفید اور علمی اعتبار سے قابل قدر کتابیں لکھیں۔

غازی پور میں تیس سے زیادہ ایسے خاندان ہیں جن کے یہاں ایک دو یا تین مجلسیں ایامِ محرم میں پابندی سے ہوتی ہیں۔

دس ایسے خاندان ہیں جن کے اپنے خاندانی امام باڑے ہیں جن میں پہلی سے دس محرم تک اور اس کے بعد بھی پابندی سے مجلسیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ دوسرے ملکوں سے بھی، اپنے وطن کا محرم کرنے یہاں آتے ہیں اور کبھی کبھی 'دسویں' تک قیام کرتے ہیں۔

پہلی محرم سے ۸ ربیع الاول تک یہاں بہت بڑی تعدد میں جلوس عزا نکلتے ہیں۔ جن میں سے کچھ یہاں کی مقامی انجمنیں منظم کرتی ہیں اور کچھ جلوس چند خاندانوں کی طرف سے نکلتے ہیں۔ یہ تعداد بہت ہے، یہاں صرف چند اہم اور بہت معروف جلوسوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ایک جلوس جو علامتی جلوس ہے، نو محرم کی رات کو نکلتا ہے، اسے 'ملنی (ملن سے متعلق) کہتے ہیں، جو ایکتا اور اتحاد کا مظہر ہے۔

دو بہت خوبصورت سجے ہوئے تعزیوں کے جلوس گاؤں کے دو مختلف مقامات سے نکلتے ہیں۔ ایک جو سید غضنفر علی کے امام باڑے سے نکلتا ہے، اس کا تعزیہ 'براق' رسول اللہ کی معراج سے متعلق علامت) کہلاتا ہے اور اس میں شیعہ، سنی اور ہندو سب ہوتے ہیں۔ دوسرا علی گنج محلے سے نکلتا ہے اس میں بھی بہت خوبصورت تعزیہ اور ایک لکڑی کا گھوڑا (ذوالجناح) کی شبیہہ ہوتی ہے۔ اس میں بھی شرکاء ملے جلے ہوتے ہے۔ یہ رات بھر پوری بستی کی گشت کر کے صبح ۳ بجے ملتے ہیں۔ اس وقت بہت لوگ جمع ہوتے ہیں۔ پھر تمام فرقوں کی ملی جلی آبادی ساتھ چلتی ہے۔ پھر کوئی بڑا عالم کربلا کے مقصد، تفصیلات، اہمیتِ شہادت اور اسلام میں اتحاد اور یگانگت کی اہمیت پر تقریر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس علاقے میں تمام مذاہب اور فرقوں کے درمیان بہت اچھا تعلق ورشتہ ہے۔ یہ یہاں کے بزرگوں کا غیر معمولی تحفہ ہے۔

محرم کی انیس کو نسبتاً نئے انداز کی ایک مجلس صدر امام باڑے میں ہوتی ہے جس میں صرف وہ نوخیز اور نوجوان حصہ لیتے ہیں جو غیر شادی شدہ ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد نوجوانوں میں عزاداری کی تحریک اور شوق پیدا کرنا ہے۔ تین چار دن پہلے سے لڑکوں میں جوش وخروش پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ بزرگوں کی مدد سے تیاری کرتے ہیں اور پھر مجلس میں منبر پر اپنی صلاحیتوں اور اپنے کمالات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ تربیتی اعتبار سے بہت بامقصد ادارہ ہے۔

بیس محرم کو بہت بڑا جلوس نکلتا ہے جسے 'دسواں' کہا جاتا ہے۔ یہ کربلا کے سب سے کم عمر شہید علی اصغر کی یاد میں منظم کیا جاتا ہے اور ضلع اور آس پاس کے علاقے میں بہت مشہور اور معروف حیثیت کا

حامل ہے۔ یہ لگ بھگ سو سال سے نکل رہا ہے اور اس میں بھی تمام فرقوں اور مذاہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ مجلس میں کوئی بڑا ذاکر بیان کرتا ہے اور مختلف انجمنیں نوحہ خوانی کرتی ہیں۔ جلوس صدر امام باڑے سے شروع ہوکر پورے گاؤں میں گشت کرتا ہے۔ آخر میں سب سے بڑی مقامی انجمن، ہاتھ اور زنجیر کا ماتم کرتی ہے۔ یہاں کے زنجیر کے ماتم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں چھریوں والی زنجیریں سینے پر ماری جاتی ہیں جبکہ دوسری جگہوں پر پیٹھ پر لگائی جاتی ہیں۔ اس جلوس اور انجمنِ اصغریہ کے بانی علامہ لطیف زنگی پوری تھے۔ جلوس ۷ بجے صبح صدر امام باڑے پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک مختصر سی مجلس ہوتی ہے جس میں کربلا کے صرف مصائب پڑھے جاتے ہیں اس لیے یہ مجلس انتہائی پرتاثیر اور رقت افزا ہوتی ہے۔

صدر امام باڑہ عوامی وقف ہے۔ اس کے پاس ایک مسجد ہے جس میں ایک تنخواہ دار عالم امام جمعہ و جماعت بھی ہے۔

حکیم ہاشم صاحب مرحوم نے اپنی تمام املاک اس امام باڑے کو وقف کردی تھیں۔